روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات یکم جنوری 2015ء 9 ربیع الاول 1436 ہجری یکم صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 1

اپنی بیوی سے بہتر سلوک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل ازواج النبیؐ حدیث نمبر:3895)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے بیویوں سے حسن سلوک میں بھی ایک نہایت عظیم اور اثر انگیز نمونہ دکھلایا ایک مرتبہ حضور نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک مکتوب میں اپنی اس عادت مبارکہ کے متعلق تحریر فرمایا:

''میں اس حدیث پر عمل کرنا علامت سعادت سمجھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِأَھۡلِہٖ یعنی تم میں سب سے اچھا وہ آدمی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو۔''
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 83)

حضرت ملک غلام حسین صاحب رہتاسی یکے از 313 فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت اماں جان اس کنویں پر جو مرزا سلطان احمد صاحب کی حویلی کے اندر ہے رات کے 9 بجے گرمیوں کے موسم میں گئیں ان کی طبیعت چونکہ ہنس مکھ تھی آپ کے ہنسنے پر مرزا سلطان احمد صاحب کی بیوی جو فوت ہو چکی ہے نے پوچھا نیچے کون ہنس رہا ہے (اس وقت میری بیوی بھی حضرت اماں جان کے ساتھ تھی) کسی نے کہا کہ دہلی والے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو گھر میں کنواں کیوں نہیں لگوا لیتیں۔ یہ بات سن کر حضرت اماں جان غمگین ہو کر واپس آ گئیں پژمردہ خاطر تھیں۔ ہمارا مکان بھی حضرت صاحب کے متصل تھا، گرمی ہی کا موسم تھا، صحن میں ہی حضرت صاحب اور اماں جان تھے حضرت صاحب نے اماں جان سے فرمایا ''محمود کی اماں کیا بات ہے؟'' انہوں نے سارا قصہ کہہ سنایا، حضرت صاحب نے اسی وقت مجھے بلایا، فرمایا ''جاؤ مرزا محمد اسمٰعیل کے پاس کہ دو چار پاڑ کھودنے والوں کو اسی وقت بلا لائے۔'' چنانچہ رات کے دس بجے پاڑ کھودنے والے آ گئے اور کام شروع کر دیا صبح تک 8-9 فٹ کنواں کھود دیا۔ بعدہٗ ایک آدمی کو بٹالہ سے اینٹیں لانے کے لئے بھیج دیا کیونکہ ان دنوں قادیان میں اینٹیں نہ ملتی تھیں۔ ایک آدمی کو نہتہ متصل سری گوبند پور معماروں کے لئے روانہ کر دیا وہاں سے آدمی آ گئے اور پندرہ روز میں کنواں بالکل تیار ہو گیا۔''
(الحکم 28۔اپریل 1935 صفحہ 4 کالم)

حضور حضرت اماں جان کی فکر و پریشانی کو دُور کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے اور وقت سے پہلے اس کے ازالہ کے سامان کرتے، اس کے لیے طویل اور تکلیف دہ سفروں سے بھی پرہیز نہ فرماتے۔ 1887ء میں ایک مرتبہ حضرت اماں جان کی والدہ ماجدہ کی بیماری کی خبر سن کر حضور فوراً انبالہ روانہ ہو گئے، چنانچہ حضور اپنے مخلص رفیق حضرت چوہدری رستم علی صاحب یکے از 313 (وفات 11 جنوری 1909ء) کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

......مکرمی۔ بعد سلام علیکم اس وقت میں انبالہ چھاؤنی کی طرف روانہ ہوتا ہوں کیونکہ میر ناصر نواب صاحب لکھتے ہیں کہ میرے گھر کے لوگ سخت بیمار ہیں، زندگی سے ناامیدی ہے، ان کی لڑکی کی اپنی والدہ سے ایسے وقت میں ملاقات ہو جانی چاہئے۔ سو میں آج لے کر اسی وقت روانہ ہوتا ہوں۔

والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

19 جون 1887ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ 41 مکتوب 70)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل و ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت ہی خوش نصیب ہوں گے۔
(سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔ امسال داخلے حسب معمول میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے بعد ہوں گے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیا سال 2015ء تمام احمدیوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت ہمیشہ کی طرح ترقیات کی منازل طے کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کو ادارہ الفضل کی طرف سے نیا سال مبارک ہو۔

کل عامٍ وانتم بخیر

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب پلاسٹک سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہر منگل کو مریضوں کا معائنہ کریں گے اور ہفتہ کو آپریشن تھیٹر میں آپریشن کریں گے۔ آپ 28 فروری 2015ء تک کام کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی پرچی منگل کو پرچی روم سے بنوا لیا کریں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2014ء

س: خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے کس آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی؟

ج: فرمایا! ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔‘‘ (النساء:60)

س: قرآن کریم نے کس اصول کو حقیقی مومن کا نمایاں وصف قرار دیا؟

ج: فرمایا! ایک حقیقی مؤمن کے بارے میں ایک اصولی بات بیان فرمادی کہ اس نے اپنے اطاعت کے وصف کو نمایاں کرنا ہے، نکھار کر دکھانا ہے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت ہو یا حکام کی اطاعت ہو۔ ہاں اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مقدم ہے لیکن اگر مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے تو پھر حکام کی اطاعت ضروری ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اولی الامر کی اطاعت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف میں حکم ہے اطیعوا اللہ ...... یہاں اولی الامر کی اطاعت کا حکم صاف طور پر موجود ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ منکم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اسے منکم میں داخل کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص ہماری مخالفت نہیں کرتا تو وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 171)

س: حضور انور نے دنیا میں فساد کی صورتحال کو پر سکون بنانے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس زمانے کے حکم اور عدل نے واضح فرما دیا کہ سوائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نفی کرنے والے احکامات کے عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مؤمن کا کام ہے کہ وہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔ اگر یہ سنہری اصول اس وقت کے لوگ بھی اپنا لیں کہ حکومت وقت سے لڑنا نہیں تو بہت سے ملکوں میں جو فساد کی صورتحال ہے اس میں بہت حد تک سکون آسکتا ہے۔

س: اطاعت کے اعلیٰ معیاروں کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہؓ پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ ...... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سِرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 2 صفحہ 246)

س: حضرت مسیح موعود نے مخالفین کے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟

ج: فرمایا! ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کیلئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لا جرم بر دل

(یعنی وہ بات جو دل سے نکلتی ہے۔ آید نشیند لا جرم بر دل۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ دل پر ضرور اثر کرتی ہے) انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا اس میں کوئی تکلف اور نمائش نہ تھی ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔ آپ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لیے ہوئے تھی۔ اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچے لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 247)

س: حضور انور نے اولی الامر کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ پس حکومت کے دنیاوی نظام کے اندر ایک روحانی نظام بھی چل سکتا ہے اور چلتا ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ اس روحانی نظام کا ہم حصہ ہیں اور امام الزمان کے نظام کو جاری کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام بھی جاری فرمایا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی حکومت دلوں میں قائم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور تنازع کی صورت میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ یہ بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خلافت کا نظام ہم پہ جاری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے کے بارے میں مختلف فرقوں اور فقہاء کی اپنی اپنی تشریح ہے تفسیریں ہیں اور ایسی ہیں جو بعض معاملوں کو سلجھانے کے بجائے الجھانے والی ہیں اور الجھا سکتی ہیں۔ اسی طرح حکومت وقت کے ساتھ معاملات میں بھی مختلف نظریات مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پس ایک اجتہاد اور فیصلہ خلافت کے تابع رہ کر ہی ہو سکتا ہے اور اس بات پر احمدی جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے اور اس شکر کا اظہار خلافت کی مکمل اطاعت سے ہی ہو سکتا ہے۔

س: حضور انور نے روحانی معیار میں بلندی کے متعلق کیا نکتہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ انسان جتنے چاہے مجاہدات کرتا رہے لیکن اگر اطاعت نہیں تو نہ ہی انسان کو روحانی لذت اور روشنی مل سکتی ہے نہ زندگی کا سکون مل سکتا ہے۔ پس جو لوگ اپنی نمازوں اور عبادتوں پر بہت مان کر رہے ہوتے ہیں اور اطاعت سے باہر نکلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ پھر اطاعت کا معیار حاصل کرنے کے لئے ایک اہم بات آپ نے بیان فرمائی کہ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہے اپنے تکبر کو مارنا ہوگا اپنی انانیت پر چھری پھیرنی ہوگی اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی کے موافق کرنا ہوگا تب ہی اطاعت کا معیار حاصل ہو گا۔ ورنہ آپ فرماتے ہیں اس کے بغیر اطاعت ممکن ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بڑے بڑے موحدوں کے دلوں میں بھی بت بن سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد بقول ان کے ان کے دل میں ہے۔ فرمایا کہ ان کے دلوں میں بھی بت بن سکتے ہیں۔ بیشک ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ ہو لیکن خود پسندی اور فخر کے بت دلوں میں بیٹھے ہوں گے جو ایک وقت میں پھر انسان کو ادنیٰ اطاعت سے بھی باہر نکال دیتے ہیں۔

س: حدیث کی رو سے اطاعت کا مضمون واضح کریں؟

ج: اطاعت کس طرح ہونی چاہئے ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے اوپر حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بھی اطاعت کرو بلکہ یہ بھی فرمایا کہ منقہ کے سر والا بھی اگر امیر مقرر کیا جائے یعنی اگر اس میں عقلی لحاظ سے کچھ کمیاں بھی ہوں تو اس کی بھی اطاعت کرو۔ حضرت مسیح موعود نے قومی ترقی کو بھی اطاعت سے باندھ کر واضح فرمایا کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک فرمانبرداری کا اصول اختیار نہیں کریں گے۔ پس اس اصول کو اپنانا ہی ترقی کا راز ہے۔

س: نپولین نے اپنی قوم میں کس طرح فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کیا؟

ج: فرمایا! نپولین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے فرانس کو ایسے وقت میں سنبھالا جب وہ اپنے عروج سے زوال کی طرف جا رہا تھا۔ اور حالت خراب سے خراب تر ہو رہی تھی۔ نپولین نے لوگوں سے کہا کہ جب تک تم میں تفرقہ اور پھاڑ ہے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر تم اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اپنے اندر پیدا کرو تو تم جیت جاؤ گے ترقیاں حاصل کرو گے اپنا مقام حاصل کر لو گے۔ چنانچہ ملک کے جو خیر خواہ لوگ تھے انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے ارد گرد جمع ہونے شروع ہو گئے اسی کو اپنا لیڈر بنا لیا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ ایسی روح اس نے پیدا کی کہ وہ اس کے ارد گرد تھے ہر بات ماننے والے تھے بلکہ کہا جاتا ہے کہ ایسا نمونہ دکھایا کہ اس نے نپولین کی اپنی زندگی کو بھی بدل دیا۔ بہر حال ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بڑی جنگ کے بعد نپولین اٹلی کے ایک جزیرے میں قید کر دیا گیا۔ کچھ وقت کے بعد آزاد ہوا۔ دوبارہ فرانس کے ساحل پر آیا۔ اس وقت تک فرانس میں نئی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ بادشاہ نے پادریوں کو بلا کر ان کے ذریعہ جرنیلوں اور سپاہیوں سے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں لی تھیں۔ نپولین نے عوام میں سے جو اس کے وفادار تھے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو حکومتی فوجیوں نے ان کے کئی فوجی مار دیئے لیکن نپولین نے ان کو پیغام بھجوایا مگر کوئی اثر نہ ہوا مگر پھر نپولین خود آگے بڑھا اور جب حکومتی فوج کے جرنل کے کان میں نپولین کی آواز پہنچی کہ تمہارا بادشاہ نپولین تمہیں بلاتا ہے تو وہ فوج اور جرنل بھی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ......قیمت 5 روپے

فائنل پرچہ روحانی خزائن جلد 18

(مکمل کتاب)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ14 20ء)

دفتری استعمال

ID:

حاصل کردہ نمبر

کل نمبر100

ہدایات: ① یہ پرچہ 31جنوری 2015ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر:047-6213590 یا ای میل:nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔② پرچہ پر اپنا نام، ولدیت یا زوجیت، تنظیم، جماعت اور ایڈریس صاف اور واضح لکھیں تا کہ آپ کو جو سند ملے اس پر آپ کے کوائف درست پرنٹ ہوں۔ ③ حصہ اول کے ہر سوال کے دو نمبر ہیں۔ حصہ دوم کے ہر سوال کے تین نمبر اور حصہ سوم کے ہر سوال کے دس نمبر ہیں۔ کل 100 نمبر کا پرچہ ہے۔

نوٹ:۔ اپنا پرچہ خود حل کریں اگر لکھ نہیں سکتے تو کسی سے لکھوالیں۔ ہر احمدی کو اس میں شامل ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

سید محمود احمد (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نام .... ولدیت/ زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

نام جماعت/حلقہ........................ ضلع........................ پتہ .... دستخط مع تاریخ ....

حصہ اول

سامنے دیئے گئے تین آپشنز میں سے صحیح جواب کا نمبر آخری خانہ میں درج کریں۔(20)

نمبر شمار	سوال	آپشنز	درست نمبر
1	اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا آغاز کس لفظ سے کیا ہے؟	(1)حمد(2)شکر (3)ثناء	
2	سورۃ فاتحہ کا پہلا نام کیا ہے؟	(1)سورۃ الحمد(2)اُمّ القرآن (3)فاتحۃ الکتاب	
3	رجیم سے مراد کون ہے؟	(1)شیطان(2)دجال (3)کفر	
4	محمدؐ نام کس صفت الٰہی کا ظل ہے؟	(1)رؤف(2)رحیم (3)رحمٰن	
5	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بروز کون تھا؟	(1)ہارون (2)یشوعؑ (3)یحیٰؑ	
6	پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا کیا نام تھا؟	(1)محبوب عالم (2)عبداللہ (3)ثناءاللہ	
7	حقیقی نور کیا ہے جو آسمان سے آتا اور زمین کو روشن کرتا ہے؟	(1)ستارے(2)چاند (3)آفتاب	
8	آدمؑ کی پیدائش کا دن کونسا ہے؟	(1)چھٹا دن (2)ساتواں دن (3)پانچواں دن	
9	خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے آدمؑ کی محبت کا مصداق کس کو بنایا؟	(1)ماں(2)بیوی (3)بیٹی	
10	جلسہ مذاہب کہاں منعقد ہوا؟	(1)لاہور (2)ہوشیار پور (3)امرتسر	

حصہ دوم

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (30)

1۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر نویسی کے متعلق کیا بشارت دی؟ (اعجاز المسیح)

....

2۔صفت رحیمیت کا فیض کن لوگوں سے خاص ہے؟(اعجاز المسیح)

....

3۔ذنب اور جرم میں کیا فرق ہے؟(عصمت انبیا علیہم السلام)

....

4۔دنیا میں نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کیلئے بڑے بڑے دو گناہ کون سے ہیں؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

....

5۔حضرت مسیح موعودؑ نے طاعون کے پھیلنے کا کیا سبب بیان فرمایا؟(دافع البلاء)

....

6۔سورۃ فاتحہ میں کونسی مخفی پیشگوئی موجود ہے؟(نزول المسیح)

....

7۔عصمت کا مفہوم کیا ہے؟(عصمت انبیاء علیہم السلام)

....

8۔اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ کیا ہے؟(نزول المسیح)

....

9۔خدا کا سچا اور حقیقی پرستار کون ہوتا ہے؟(عصمت انبیا علیہم السلام)

....

10۔شعر مکمل کریں۔(دافع البلاء)

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا

....

حصہ سوم

مندرجہ ذیل سولات میں سے پانچ کے تفصیلی جوابات لکھیں۔ (50)

سوال نمبر 1: رحمانی الہام کی نشانی کیا ہے؟ (نزول المسیح)

جواب : ....

سوال نمبر 2: حقیقی نجات کی فلاسفی کیا ہے؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

جواب : ....

سوال نمبر 3: استغفار کی حقیقت بیان کریں۔ (عصمت انبیاء علیہم السلام)

جواب : ....

سوال نمبر 4: حضرت مسیح موعود نے عبادت کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟ (اعجاز المسیح)

جواب : ....

سوال نمبر 5: مسیح موعود کا آنا دو رنگ میں ہوگا وضاحت کریں۔

(گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

جواب : ....

سوال نمبر 6: آسمانی نور سے کیا مراد ہے؟ (عصمت انبیاء علیہم السلام)

جواب : ....

مکرم معراج احمد بڑو صاحب

قرآن، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود وخلفاء سلسلہ کی روشنی میں

نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور گناہوں سے بچاتی ہے

تمام مذاہب کے اندر کسی نہ کسی رنگ میں عبادات کے طریق پائے جاتے ہیں لیکن وہ سب آسمانی راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے اس مقام پر نہیں ہیں کہ انسان کی راہنمائی کرسکیں یہ صرف اور صرف نماز ہے جو آسمانی نور ہونے کی وجہ سے نہ صرف انسان کی راہنمائی کے لئے کافی ہے بلکہ انسان کو بری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے بھی بچاتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورۃ العنکبوت:46)

پھر فرماتا ہے:۔

یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔

(سورۃ الاعلیٰ:16,15)

احادیث نبویہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث 4200)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا بیت الذکر میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے (یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا)

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء حدیث 369)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے وضو کا پانی منگوایا اور پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ:

کوئی شخص ایسا نہیں کہ جب فرض نماز کا وقت آئے وہ اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نہایت توجہ اور خشوع سے نماز پڑھے اور عمدگی سے رکوع اور سجود کرے تو وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ کسی بڑے گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو اور بخشش کا یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہتا ہے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ حدیث نمبر 335)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس پر کچھ گندگی باقی رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی گندگی نہیں رہے گی آپؐ نے فرمایا کہ یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعے خدا تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(مسلم کتاب المساجد باب المشی فی الصلوٰۃ)

ارشادات حضرت مسیح موعود

نماز کیا ہے یہی ہے کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 188)

انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے۔ ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں۔ آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ...... (سورۃ العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکر اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آ سکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی غرض ایک ایسی لذت ایسا سرور حاصل ہوتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں۔

(ملفوظات جلد اول ص 105)

وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے۔ اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کے بجائے پاک جذبات جو دیئے جاتے ہیں یہی سر ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 93)

وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق ہو کر پوری نیازمندی اور خشوع کا نمونہ ہو اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 597)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

الصلوٰۃ وہ خاص نماز ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دکھائی...... صلوٰۃ کا لفظ صلی سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کسی لکڑی کو گرم کر کے سیدھا کرنا اور کیونکہ نماز سے بھی انسان کے تمام کج نکل کر وہ سیدھا ہو جاتا ہے اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں وہ کجیاں کیا ہیں فحش اور غیر پسندیدہ امور کی طرف انسان کا میلان ان سے یہ نماز روکتی ہے۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص 45)

سورۃ العنکبوت آیت 40 کے متعلق فرماتے ہیں:۔

ان آیات سے نماز کی علت غائی خوب ظاہر ہوتی ہے کہ نماز منکرات اور فواحش سے محفوظ رہنے کے لئے فرض کی گئی ہے اگر نماز کی اقامت اور مداومت سے نماز کے اقوال وافعال میں کچھ روحانی ترقی نہیں ہوتی (-) ایسی نماز کو مستحق درجات ہرگز نہیں ٹھہراتی۔ (حقائق الفرقان جلد 1 ص 53)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ ان بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں...... اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا۔

اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی ہو جائیں گی اسی طرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح اور تحمید کی کثرت ہوتی ہے اس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے......

نماز بدیوں اور گناہوں سے روکتی ہے گویا نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلب انسانی کو جلا دینے والی چیز ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکاریوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو جاتا ہے اب جبکہ یہ معلوم ہو گیا کہ نماز کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا اور نفس کی اصلاح کرنا ہے تو جس طریق عبادت سے یہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہوں وہی عبادت اصل عبادت سمجھی جائے گی اور اسی عبادت کی طرف ہدایت کرنے والا مذہب سچا مذہب ہوگا۔ (تفسیر کبیر جلد 7 ص 642)

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آجکل (-) (بیوت الذکر) میں جا کر نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور پھر (بیوت الذکر) سے نکل کر کسی قسم کے گناہ سے بھی ان کو پرہیز نہیں ہوتا جھوٹ وہ بولتے ہیں رشوت وہ لیتے ہیں فریب وہ کرتے ہیں...... ہزاروں قسم کے گناہوں میں وہ مبتلا ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز کو ان شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے جو (دین حق) نے مقرر کی ہیں اگر وہ ان شرائط کے ساتھ نماز ادا کرتے تو ان کے قلوب پاک ہو جاتے اور گناہوں کی میل دور ہو جاتی اور ہر قسم کے گناہوں اور بدیوں سے وہ محفوظ ہو جاتے کیونکہ نماز کو سنوار کر پڑھنے والا اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز کے لئے مقرر کی ہیں اپنے اندر فوراً ایک تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزرتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اسے بدیوں کی شناخت ہو جاتی ہے اور پوشیدہ در پوشیدہ بدیوں پر اسے اطلاع دی جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 652)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت مسیح موعود نے روزے اور نماز کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا اثر جسم پر ہے اور نماز کا اثر روح پر۔ نماز سے سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اور روح میں جلا پیدا ہوتی ہے اور انسان کی روح میں ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بری باتوں سے رکنے لگتا ہے اور اچھی باتوں کو پہچاننے لگتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی...... اور اس کے نتیجے میں انسان کو احسن اعمال کی بصارت پیدا ہوتی ہے جن کی اتباع کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (المصابیح 48)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

وہ نماز جس میں خدا غائب سے حاضر میں آ جاتا ہے وہ نماز جو عالم الغیب والشہادۃ کو عالم غیب سے عالم مشہود میں اتار دیتی ہے۔

وہی نماز ہے جو شہادت کا مقام رکھتی ہے اور وہی نماز ہے جو نمازی کو شہید بناتی ہے پھر خواہ اس کی جان خدا کی راہ میں جائے یا نہ جائے اس کا اٹھنا بیٹھنا اس کا مرنا جینا سب کچھ خدا کے لئے ہو جاتا

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی چند حسین یادیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی و ناروے 2011ء میں ٹی آئی کالج ربوہ کے اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کی سالانہ تقریب و ڈنر میں حضور انور کی بنفس نفیس شرکت کا ذکر اور خطاب پڑھ کر میرا ذہن اس زمانے کی طرف منتقل ہوا جب میں بھی اس کالج کا ایک نالائق طالب علم تھا۔ اس یادگار زمانے کی کئی حسین یادیں ذہن میں ابھر رہی ہیں اور کئی پُرنور چہرے نظروں کے سامنے آرہے ہیں۔ 1960ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مولد و مسکن بھیرہ سے میٹرک کرنے کے بعد میں نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا اور یہاں پر دو سال پڑھائی کرنے کا موقع ملا اور یہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ہی برکت تھی کہ مجھ جیسے نالائق انسان کی بھی ایف ایس سی میں اچھی فرسٹ ڈویژن آگئی اور ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں 1962ء میں بڑی آسانی سے بی ایس سی سول انجینئرنگ میں داخلہ مل گیا جہاں سے میں نے 1966ء میں گریجوایشن کرلی اور جنوری 1967ء سے میری عملی زندگی کا آغاز ہوگیا۔ اس زمانے کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو Define کرنے کے لئے میں ایک ماہر تعلیم پروفیسر سراج الدین صاحب صوبائی سیکرٹری تعلیم کے 1961ء کے جلسہ تقسیم اسناد کے خطاب میں سے مندرجہ ذیل فقرے پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا:

”تعلیم الاسلام کالج دو نمایاں اور ممتاز شخصیتوں والد اور فرزند کی محنت اور محبت و شفقت کا ثمرہ ہے۔ میری مراد آپ کی جماعت کے واجب الاحترام امام جو اس کالج کے بانی ہیں اور ان کے لائق و فائق فرزند مرزا ناصر احمد سے ہے وہ اپنے مشہور و معروف خاندان کی قائم کردہ روایات کو وقف کی روح اور ایک ایسے جذبہ و شوق کے ساتھ چلا رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں بھی شاذ ہی نظر آتا ہے۔ جب میں اس کالج پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے انگلستان اور امریکہ کی ترویج اور اس کے فروغ کے متعلق انسانوں کے وہ عظیم محسن یاد آئے بغیر نہیں رہتے۔ جنہوں نے خدا کی تقدیس اور بنی نوع انسان کی خدمت کی نیت سے آکسفورڈ کیمبرج اور ہاورڈ میں کالج قائم کئے۔

(حیات ناصر جلد اول ص 232,231)

حضرت پرنسپل صاحب کی غیر معمولی مصروفیات کے باعث میرا انٹرویو پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے لیا جو وائس پرنسپل اور فزکس کے پروفیسر تھے۔ میں قدرے دیر سے آیا تھا اس لئے مجھے رول نمبر 188 ملا۔ جلد ہی کلاسیں شروع ہوگئیں۔ کالے رنگ کا انڈر گریجوایٹ گاؤن ہر طالب علم کے لئے پہننا لازمی تھا۔ جس میں کالج کے طلباء بہت خوبصورت نظر آتے تھے۔ جلد ہی نوٹس لگا کہ حضرت پرنسپل صاحب طلباء سے ویلکم ایڈریس فرمائیں گے۔ کالج کے سارے طلباء یونین ہال میں اکٹھے ہوگئے۔ ایک نہایت پُر وقار اور نورانی چہرے والے وجود سٹیج کے ڈائس پر آئے اور تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد نہایت سادگی سے فرمایا کہ مجھے جب کہا گیا کہ فرسٹ ایئر والوں کو ویلکم ایڈریس دوں تو کچھ ذہن میں نہیں آرہا تھا پھر میں نے دعا کی اور جو باتیں ذہن میں آئیں وہ بطور نصیحت آپ سب تک پہنچاتا ہوں۔ آپ نے تین نصائح فرمائیں (1) محنت (2) حسد سے بچنا (اس سے حافظہ خراب ہوتا ہے) اور (3) دعا۔ یہ ایسی باتیں تھیں جو دل کو لگ گئیں اور حقیقت میں ساری زندگی میں کامیابی اور ترقی کا یہی راز ہے۔

کالج کا ماحول بڑا پُرکشش، پُرسکون، نصابی سرگرمیوں کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں سے بھی بھرپور ہوتا تھا۔ اکثر رات کو Debate ہوتے۔ انگلش میں تقریر کرنے والوں میں ایک افریقن طالب علم محمود ایس کونٹے بڑے نمایاں تھے اردو کے Debaters میں مولانا عطاء المجیب راشد صاحب اور صاحبزادہ جمیل لطیف صاحب اب تک نمایاں طور پر یاد ہیں۔ ہمارے زمانے میں سٹوڈنٹس یونین کے صدر حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کے ایک صاحبزادے نعیم احمد صاحب ہوتے تھے وہ میرے بھائی کے کلاس فیلو تھے میرے ساتھ بھی علیک سلیک ہو جاتی تھی۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کئی غیر ملکی مہمان سپیکر اور پاکستان کے نامور شاعر اور ماہرین تعلیم اور سائنسدان بھی آتے رہتے تھے۔ کالج کا ماحول بڑا پاکیزہ تھا۔ نہ سٹرائیک، نہ گالی گلوچ، السلام علیکم کہنے کا رواج عام تھا۔ بعض اوقات پروفیسر سلام کرنے میں پہل کر جاتے تھے۔ ہر ایک دوسرے کا ہمدرد اور خیر خواہ تھا۔ کسی طالب علم یا پروفیسر کو کبھی سگریٹ پیتے نہیں دیکھا گیا۔ اکثر سرگرمیوں میں حضرت پرنسپل صاحب خود شامل ہوتے تھے۔ باہر گراؤنڈ میں باقاعدہ کھیلیں ہوتی تھیں۔ آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہوتے تھے اور پاکستان بھر کی ٹیمیں آتی تھیں۔ عملی زندگی میں ایک بار مجھے واپڈا کے ایک سینئر افسر ملے اور انہوں نے پوچھا مجیب صاحب! آپ نے ایف ایس سی کہاں سے کی تھی میں نے کہا ٹی آئی کالج ربوہ سے کہنے لگے میں پہلی کالج سے باسکٹ بال کی ٹیم میں آتا تھا اور آپ کو دیکھ کر مجھے شک گزرا تو میں نے آپ کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے وہ یقیناً ربوہ کالج ہی تھا جہاں میں نے آپ کو دیکھا تھا۔ وہ باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک تصویر بھی دی جس میں وہ حضرت پرنسپل صاحب سے ٹرافی لے رہے ہیں اور وہ تصویر ”حیات ناصر“ میں شامل کر لی گئی ہے۔ کالج میں بہترین ڈسپلن، اچھی پڑھائی اور اعلیٰ اخلاقی تربیت ملتی تھی۔ پروفیسر بہت ہمدرد اور شفیق ہوا کرتے تھے۔ ان سب کی محنت اور دعاؤں نے کالج کے معیار کو بڑا بلند کر دیا تھا اور وہاں سے پڑھ کر اکثر طالب علموں نے زندگی میں بڑی کامیابی اور ترقی حاصل کی۔ مجھے ذاتی طور پر شروع میں انگلش میں لیکچرز کی بہت تھوڑی سمجھ آتی تھی۔ غالباً Rural Background (دیہاتی ماحول) کا اثر تھا۔ اس لئے میں فرسٹ ایئر میں Back Benchers میں سے تھا۔ فرسٹ ایئر کا Internal امتحان ہوا اور ساتھ ہی سیکنڈ ایئر کی کلاسیں شروع ہوگئیں ایک روز پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے پہلے غالباً رول نمبر 16 کو سیٹ پر کھڑا کیا اور بتایا کہ ان کے فزکس میں سب سے کم نمبر آئے ہیں۔ پھر انہوں نے میرا رول نمبر پکار کر مجھے کھڑا کیا۔ میں سخت خوف زدہ تھا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ شاید فیل ہوگیا ہوں لیکن خان صاحب نے فرمایا آپ تو چھپے رستم نکلے ہیں۔ آپ فزکس کے مضمون میں اول آئے ہیں۔ اسی طرح کیمسٹری کی کلاس میں پروفیسر ایس ایم شاہد صاحب نے بتایا کہ میں ان کے مضمون میں بھی فرسٹ آیا ہوں۔ پھر کیا تھا ہم کلاس میں مشہور ہوگئے اور طالب علم پوچھنے لگے آپ کیسے پڑھتے ہیں! کتنا پڑھتے ہیں! وغیرہ وغیرہ اور میں اندر ہی اندر شرمندہ ہوتا رہتا تھا ایک بار تقسیم انعامات ہوئی میں غالباً فرسٹ ایئر میں Aggregate میں اول تھا۔ مجھے 20 روپے انعام ملنا تھا۔ پروفیسر محمد ابراہیم ناصر صاحب نے کہا کہ نقدی لینی ہے یا تفسیر صغیر؟ میں نے کہا تفسیر صغیر۔ چنانچہ مجھے انعام میں تفسیر صغیر ملی۔

ایف ایس سی میں ایک ایک دو دو نمبروں کے فرق کے ساتھ سات طلباء کی پری انجینئرنگ میں اور پانچ طلباء کی پری میڈیکل میں اچھی پوزیشن آگئی اور 1962ء میں تعلیم الاسلام کالج کے سات طلباء انجینئرنگ یونیورسٹی میں اور پانچ طلباء میڈیکل کالجوں میں چلے گئے۔

حضرت پرنسپل صاحب کے دفتر میں ایک نمایاں شخصیت جنید ہاشمی صاحب کی تھی جو ہیڈ کلرک یا آفس سپرنٹنڈنٹ تھے ان کا بڑا چرچا ہوا کرتا تھا جن پروفیسروں سے میں نے پڑھا وہ درج ذیل ہیں:

انگلش پروفیسر محمد شریف خالد صاحب اور پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب

فزکس پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور پروفیسر محمد اسلم قریشی صاحب (غیر احمدی)

کیمسٹری پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب اور پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب

ریاضی پروفیسر ابراہیم ناصر صاحب اور پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب

تھیالوجی مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب

عربی آپشنل پروفیسر سلطان اکبر صاحب

رزلٹ کے بعد جب میں ایف ایس سی کا پروویژنل اور کریکٹر سرٹیفکیٹ لینے کے لئے ربوہ آیا تو اس وقت بھی حضرت پرنسپل صاحب کالج میں موجود نہیں تھے اس لئے سرٹیفکیٹس پر وائس پرنسپل پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے ہی دستخط فرمائے۔

ایک آخری بات کہہ کر اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں۔ 23 مارچ 1982ء کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کی دعوت کی جو قصر خلافت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی تعمیرات کی نگرانی پر وقف عارضی کر چکے تھے یا ان کے نام منظور ہو چکے تھے۔ اس تقریب میں میں بھی شامل تھا۔ حضرت خلیفہ ثالث نے کالج کی بہت ساری باتیں سنائیں۔ کالج کی ایک ایک اینٹ حضور نے اپنی نگرانی میں لگوائی تھی اور حضرت مصلح موعود اور آپ کی اپنی اور مخلصین جماعت کی بے حد دعائیں اس کے پس منظر میں تھیں۔ حضور انور کو اس بات کا بڑا صدمہ تھا کہ کالج کو Nationalise کر کے ایک طرح سے تباہ کر دیا گیا ہے جس کا آپ نے اظہار فرمایا بڑے دکھ کی کیفیت تھی جو میں نے دیکھی۔ اب تو اسی عظیم درسگاہ کی حسین یادیں ہی رہ گئی ہیں جن کے تذکرے ادھر ادھر ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے مبارک الفاظ میں ربوہ اور کالج کے لئے دعا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اس کی رونقوں کو دوبارہ قائم کرے۔ ان درسگاہوں کو دوبارہ وہ مقام ملے۔ آمین“

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 13/ اکتوبر 2011ء ص 6)

بقیہ از صفحہ 5 نماز تزکیہ نفس کرتی ہے

ہے۔ ......نماز سے آپ پہچان لیں گے نماز صالح ہوگئی تو آپ صالح ہوگئے نماز شہید ہوگئی تو آپ بھی شہید بن گئے۔ نماز صدیق ہوگئی تو آپ بھی صدیق ہوگئے۔ جیسا کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نمازوں کے متعلق فرمایا کہ تم کہیں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ابوبکر بھی تو ہمارے جتنی نمازیں پڑھتا ہے یا ہمارے جیسے پڑھتا ہے۔ اس کی نمازیں بعض ایسی ہیں کہ جو تمہاری عام نمازوں سے ستر گنا زیادہ مرتبہ رکھتی ہیں ستر گنا تو ایک تکمیل کا لفظ ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعینہٖ ستر عدد شمار کر کے اتنے گنا بلکہ ستر کا لفظ عربی میں تکمیل کے لئے آتا ہے۔ ایک وسعت کے معنی دیتا ہے۔ بہت زیادہ کے معنی رکھتا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 4 ص 984,983)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لئے برائیوں سے بچنے کے لئے نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک یا دو نمازیں؟ نہیں بلکہ پانچ وقت کی نمازیں اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پہلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہیں جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہوتا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہیں جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔

(الفضل 8/ اپریل 2008ء خطبہ جمعہ 15 فروری 2008ء)

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال وجواب

اپنا جو بعد کا اقرار تھا وہ بھول کر اس کے ساتھ شامل ہوگئے اور فرمانبرداری کا جو پہلا اقرار تھا اس پر قائم ہوگئے۔

س: حضور انور نے بیعت کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمیں بھی صرف اس بات پر راضی نہیں ہوجانا چاہئے کہ ہم نے بیعت کر لی۔ بیعت کے معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور وہ ہے جیسا کہ بیعت کے لفظ سے پتا لگتا ہے بک جانا اور تبھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بھی ہم وارث بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مثال دے کر اور دوسرے صحابہ کا عمومی ذکر کر کے یہ بتایا کہ یہ لوگ صاحب الرائے اور دنیاوی اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے تھے اور وقت آنے پر ان کی یہ خوبیاں ان پر ظاہر ہوئیں اور بڑے شاندار طریق پر انہوں نے حکومت چلائی لیکن آنحضرت ﷺ کی زندگی میں لگتا تھا کہ انہیں کچھ پتا نہیں۔ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری اور حکموں پر چلنا ان کا کام تھا۔ اپنی تمام راؤں اور دانشوں اور عقلمندیوں کو وہ لوگ انتہائی حقیر سمجھتے تھے، پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک دن صحابہ نے کس طرح دنیا کی رہنمائی کی۔ یہی تربیت تھی جس نے خلافت راشدہ میں بھی اتحاد کے اعلیٰ ترین نمونے دکھائے۔

س: خلفاء کے حکم کی اطاعت کے ضمن میں حضور انور نے کس تاریخی واقعہ کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! تاریخ میں حضرت ابوعبیدہؓ کی دانشمندی بے نفسی اور قومی مفاد کو پیش نظر رکھنے کا ایک واقعہ آتا ہے کہ حضرت ابوعبیدہؓ کو ایک جنگ کے دوران حضرت عمر کا خط ملا جس میں حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا ذکر تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو معزول کرتے ہوئے حضرت ابوعبیدہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر اس وقت تک اس کی اطلاع نہیں کی جب تک اہل دمشق کے ساتھ صلح نہیں ہوگئی اور جو معاہدہ صلح تھا اس پر آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے دستخط کروائے۔ حضرت خالدؓ کو بعد میں پتا چلا کہ مجھے تو معزول کر دیا گیا تھا اور ان کو سپہ سالار بنایا گیا تھا تو انہوں نے شکوہ کیا مگر آپ ٹال گئے اور ان کے کارناموں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مطمئن کر دیا۔ اسلامی جرنیل حضرت خالدؓ نے اس موقع پر اطاعت خلافت کا انتہائی شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے کہا کہ لوگو! تم پر اس امت کے امین امیر مقرر ہوئے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ کو آنحضرت ﷺ نے امین کا لقب دیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے جواب میں کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ خالد خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور قبیلے کا بہترین نوجوان ہے۔ پس یہ تھا خوشدلی سے خلیفہ وقت کے فیصلے کو ماننا۔ آج بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں، عموماً تو نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اطاعت کا جذبہ ہے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جب کسی عہدے سے ہٹایا جائے تو سوال ہوتا ہے کیوں ہٹایا گیا ہے کس لئے ہٹایا گیا ہے کیا کمی تھی ہم میں۔ اگر یہ نمونے اپنے سامنے رکھیں جو تاریخ ہمیں دکھاتی ہے تو کبھی اس قسم کے سوال نہ اٹھیں۔ بہرحال ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آج بھی وہی قرآن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اسی رسول کی ہم پیروی کرتے ہیں جس نے ہماری رہنمائی کی ہے اور احادیث کی کتب میں ہمیں وہ رہنمائی مل بھی جاتی ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ایک احمدی کی کس بڑی ذمہ داری کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے ایک احمدی کی کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اطاعت کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں جس سے ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے قدموں میں لا کے ڈال سکتے ہیں جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں جس سے ہم دنیا کے فسادوں کو ختم کر سکتے ہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں جو ہمارے لئے قابل اطاعت ہیں اور قابل عمل ہیں ہمارے پاس اسوہ ﷺ موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ ہمارے اندر اولی الامر کا روحانی نظام بھی موجود ہے جو اللہ اور اس کے ﷺ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ ان کو پورا کرنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

۞ مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 55/2L ضلع اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

سولت تابش ولد مکرم طارق احمد واہلہ صاحب چک نمبر 55/2L ضلع اوکاڑہ نے مڈل کے امتحان میں 500/468 نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ بچے کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم سلیم احمد سرمد صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 276 ر۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ساس محترمہ خالدہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ کے برین ٹیومر کا آپریشن ہوا تھا آپ گزشتہ ایک ماہ سے بیہوش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کے تمام بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم انور ندیم علوی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ دوڑ اہلیہ محترم عبداللطیف علوی صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ر) نواب شاہ مختلف عوارض کی وجہ سے کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مریضوں سے چند گزارشات

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۞ آؤٹ ڈور پرچی روم صبح 7:30 بجے بننی شروع ہوتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 9:00 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوالیا کریں۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کو بروقت دکھاسکیں اور وقت پر ان کے مطلوبہ ٹیسٹ ہوسکیں۔

ڈاکٹر صاحب کو دکھانے سے قبل چیک کرلیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ جات/ ایکسرے اور ٹیسٹ رپورٹ آپ کے پاس موجود ہیں۔ اگر ریکارڈ بھول آئے ہیں تو براہ مہربانی گھر سے ریکارڈ لے کر آئیں۔

میڈیکل اور پیڈز کے تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے اور دروازہ پر نمبر کے حساب سے ڈاکٹر کو دکھانے کا وقت بھی لکھا ہوتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ نمبر نوٹ فرمالیں اور اس کے شروع ہونے سے قبل تشریف لائیں۔ لیٹ ہونے کی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو غیر معمولی انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ لیکن یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ ان کی مرض کی نوعیت ایمرجنسی کی نہیں ہوتی۔ مودبانہ گزارش ہے کہ ایسا کرنے سے احتراز فرمائیں تاکہ دوسرے مریض متاثر نہ ہوں۔

بعض احباب وخواتین اپنے بچوں کو علاج کیلئے کسی اور بچے/ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے کوئی فرد بچے کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور ڈاکٹر کو دکھا لیں۔ اگر واقعتاً سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر انہیں ریفر کر دیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆............☆............☆☆

بیت الذکر مڈغاسکر کا سنگ بنیاد

۞ مکرم مجیب احمد صاحب مربی انچارج مڈغاسکر تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مڈغاسکر میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد مورخہ 14 نومبر 2014ء کو بعد نماز جمعہ مڈغاسکر کے دارالحکومت Antananarivo میں رکھا گیا۔ یہ جماعت احمدیہ کی زمین ہے جہاں پر جماعت کا سکول بھی موجود ہے۔ اس تاریخی موقع پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس اپنی اہلیہ سمیت تشریف لائے اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد 5 بکرے صدقہ کئے گئے۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور ترانہ کے بعد سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر لوکل احمدی نیز پاکستانی احمدی اور سکول کے اساتذہ اور طلباء شامل ہوئے۔ اس پروگرام کے دوران لوگوں نے پرجوش نعرہائے تکبیر بلند کئے۔ اس موقع پر قریباً 150 سے زائد احباب حاضر تھے۔ جس میں بعض غیراز جماعت دوست اور حکومتی عہدیداران بھی مدعو تھے۔ تمام احمدی گھرانوں کی طرف سے ایک مشترکہ دعوت کا انتظام تھا جس میں تمام فیملیز ایک ایک ڈش بنا کر لائیں۔ کھانے کے بعد بعض غیراز جماعت مہمانان کرام اور حکومتی عہدیداران نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

10 جنوری 2015ء

1:35 am ایم ٹی اے ورائٹی
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:10 am حضور انور کے اعزاز میں ٹوکیو میں ایک استقبالیہ تقریب
6:45 am ایم ٹی اے ورائٹی
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:00 pm لجنہ اماءاللہ یوکے اجتماع 3۔اکتوبر 2010ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
1:55 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

11 جنوری 2015ء

1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:30 am سٹوری ٹائم
3:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
5:50 am الترتیل
6:20 am لجنہ اماءاللہ یوکے اجتماع 3۔اکتوبر 2010ء
7:30 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
9:05 am ایم ٹی اے
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am یسرنا القرآن
11:30 am گلشن وقف نو
12:40 am فیتھ میٹرز
1:45 pm دینی وفقہی مسائل
3:00 pm عصر حاضر Live
4:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
درس سیرت النبی ﷺ
5:45 pm یسرنا القرآن
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
7:15 pm Shotter Shondhane
8:20 pm گلشن وقف نو
9:30 pm شمائل نبویؐ
10:05 pm کڈز ٹائم
10:45 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو

12 جنوری 2015ء

12:45 am فیتھ میٹرز
1:50 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:20 am اوپن فورم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
4:10 am سوال وجواب
5:25 am عالمی خبریں
5:45 am تلاوت قرآن کریم
درس سیرت النبی ﷺ
6:05 am یسرنا القرآن
6:25 am گلشن وقف نو
7:35 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء
9:20 am اوپن فورم
10:00 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس سیرت النبی ﷺ
11:35 am الترتیل
12:05 pm حضور انور کا دورہ جرمنی 26 دسمبر 2006ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ستمبر 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
درس سیرت النبی ﷺ
5:35 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2009ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کا دورہ جرمنی 24 دسمبر 2006ء

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب یکم جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:18

ایم ٹی اے کے پروگرام

یکم جنوری 2015ء

1:30 am دینی وفقہی مسائل
2:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
6:20 am حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
7:20 am دینی وفقہی مسائل
9:55 am لقاء مع العرب
12:00 pm حضور انور کا اختتامی خطاب
6:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
8:05 pm حضور انور کا اختتامی خطاب
11:20 pm حضور انور کا بیت Gillingham کا افتتاح اور خطاب یکم مارچ 2014ء

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے اہل ربوہ کو نیا سال مبارک
نئے سال کی خوشی کے موقع پر: U.K جرمنی امریکہ کینیڈا اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر ریٹس میں حیرت انگیز کمی
اس کے علاوہ DHL اور Fedex کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت موجود ہے
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد مسلم کمرشل بینک گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
دفتر: 0321-7708566
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

احباب جماعت کو "2015" نیا سال مبارک ہو
اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا اور جماعت کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اپنا آپٹیکل سنٹر (اپنا چشمہ سنٹر والے)
نظر فریم اور کلر لینز کا مکمل کام کیا جاتا ہے۔
ہماری طرف سے احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
کالج روڈ نزد اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
0345-7963067
0336-7963067 پروپرائیٹر: میاں سہیل احمد

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ